© rasailojaraid.com

الاستفتار

مولانا عبداللہ حنیف

گذشتہ سے پیوستہ

فقہاء محدثین کے دلائل

از روئے احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ امام، مقتدی، مسافر، ہر سری، جہری نماز میں اور نماز کی ہر ہر رکعت میں، نماز خواہ فرض ہو یا نفل، جماعت کے ساتھ ہو یا الگ، ہر شخص پر سورۃ **فاتحہ** کا پڑھنا فرض ہے ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں ان الفاظ میں ترجمہ قائم کیا ہے:

"باب وجوب القرآۃ للامام والماموم فی الصلوات کلہا فی الحضر والسفر وما یجہر فیہا وما یخافت" (ص۱۰۴ ج۱، صحیح بخاری)

اور پھر مندرجہ ذیل احادیث سے انہوں نے اپنے مقدمہ کو مدلل کیا ہے:

"عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب"

(ص۱۰۴)

کہ "حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ جناب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص فاتحۃ الکتاب نہ پڑھے، اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

اعتراض:

اس حدیث میں تو صرف یہ آتا ہے کہ نماز نہیں ہوتی، یہ تو نہیں کہا کہ یہ نماز کفایت نہیں کرتی۔

جواب (۱): امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"ان الخبر اذا جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحکمہ علی اسمہ وعلی الجملۃ حتی یجیئ بیانہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔" (جزء القراءۃ بخاری ص۸)

کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی خبر آئے تو اس کا حکم اسی حال پر رہے گا اور اس کی تاویل کی اجازت نہیں ہوگی، حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کی وضاحت نہ آجائے۔

جواب نمبر ۲:

احادیث میں تصریح ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز کفایت نہیں کرتی:

"قال جابر بن عبد اللہ لا تجزیہ الا بام القرآن" (تحفۃ الاحوذی ج۱، ص۲۰۶)

اور ابن حبان، ابن خزیمہ اور دارقطنی نے عبادہؓ بن صامت سے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں:

"لا تجزئ صلوٰۃ لا یقرأ فیہا بفاتحۃ الکتاب" (تحفۃ الاحوذی ص۲۰۶ ج۱)

کہ فاتحۃ الکتاب کے بغیر نماز کفایت نہیں کرتی۔

اعتراض: حدیث میں "لا صلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب ولا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب" آیا ہے، "فی کل رکعۃ" کی تصریح نہیں آئی۔

جواب:

۱۔ امام بخاری فرماتے ہیں:

"قیل لہ قد بیّن حین قال اقرأ ثم ارکع ثم ارفع ثم اسجد ثم ارفع فانک ان اتممت صلوتک فبیّن لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کل رکعۃ قراءۃ ورکوعا وسجودا وامرہ ان یتم صلاتہ علی ما تبیّن لہ فی الرکعۃ الاولیٰ وھذا الحدیث مفسر للصلوٰۃ کلّھا لا لرکعۃ دون رکعۃ وقال ابو قتادۃ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الاربع کلھا۔" (جزء القراءۃ ص۶۵)

کہ "ایک آدمی نے نماز اچھے طریقہ سے نہ پڑھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا تھا کہ پہلے قراءۃ کر اور پھر رکوع میں چلے جا اور پھر اٹھ کھڑا ہو اور پھر سجدہ کر، پھر اٹھ، پھر اگر تو نے اس طریقہ پر اپنی نماز پوری کرلی تو تیری نماز مکمل ہوگئی۔ ورنہ نامکمل رہی۔ اس حدیث کے مطابق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمادی ہے کہ ہر رکعت میں قراءۃ، رکوع، سجدہ ضروری ہے۔ اور فرمایا کہ پہلی رکعت کی طرح اپنی نماز پوری کردو۔ اور [illegible] حدیث پوری نماز کی تفسیر ہے۔ نہ کہ ایک آدھ رکعت کے لئے ہے۔ اور بخاری شریف میں اس حدیث کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"وافعل فی صلوتک کلھا۔" (صحیح بخاری [illegible] بروایت ابوہریرہؓ [illegible] الصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔"

وضاحت:

قراۃ سے مراد مطلق قرآن نہیں ہے بلکہ اس سے مراد قراۃ فاتحۃ الکتاب ہے جیسے کہ ابو داؤد میں اس کی تصریح موجود ہے:

"عن رفاعۃ بن رافع بھذہ القصۃ قال اذا قمت فتوجھت الی القبلۃ فکبر ثم اقرأ بام القرآن وبما شاء اللہ ان تقرءَ واذا رکعت فضع راحتیک علی رکبتیک وامدد ظھرک" (عون المعبود ص۳۲۱ ج۱، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود، سکت علیہ ابوداؤد والمنذری والعلامۃ شمس الحق الدیانوی فی عون المعبود وسکت علیہ ایضا الحافظ ابن حجر فی فتح الباری فھذا الحدیث عندہ حسن ایضًا" (فتح الباری ص۲۱۶)

کہ "اس قصہ میں یہ الفاظ ہیں کہ جب تو قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو جائے تو اللہ اکبر کہو اور پھر سورہ فاتحہ وغیرہ پڑھو اور پھر رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھو اور اپنی پیٹھ کو ہموار کرو، بہرحال اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحیح بخاری در جزء القراۃ کے الفاظ میں اقرأ سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔ مطلق قرأت قرآن مراد نہیں ہے۔

اس کی تائید ابوداؤد کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے:

"عن ابی سعید امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب وما تیسر" (عون المعبود ص۳۰۳ ج۱، باب من ترک القراۃ فی صلاتہ بفاتحۃ الکتاب، فتح الباری ص۲۱۶، پ۳ باب وجوب القراۃ، جزء القراۃ بیہقی ص۱۵)

اور امام بیہقی نے ابوہریرۃ سے بھی روایت کیا ہے:

"فاسبغ الوضوء ثم کبر فاذا استویت قائما قرأت بام القرآن ثم قرأت بما معک من القرآن" (جزء القراۃ بیہقی)

ان تمام حدیثوں سے بھی یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ قراۃ سے مراد سورۂ فاتحہ ہے۔

۲۔ "عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب خلف الامام وھذا اسناد صحیح والزیادۃ التی فیہ کزیادۃ التی فی حدیث مکحول وغیرہ فھی عن عبادۃ بن الصامت صحیحۃ مشھورۃ من اوجہ کثیرۃ" (جزء القراۃ بیہقی ص۵۶، عون المعبود ص۳۳۴ ج۱)

کہ "حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے امام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی، اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

۳۔ عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من صلی صلوٰة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج ثلاثا غیر تمام فقیل لابی هریرة انا نکون وراء الامام فقال اقرأ بها فی نفسك فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ قسمت الصلوٰة بینی وبین عبدی نصفین و لعبدی ما سأل فاذا قال الحمد للہ رب العالمین قال تعالیٰ حمدنی عبدی واذا قال الرحمٰن الرحیم قال اللہ اثنیٰ علیّ عبدی فاذا قال مالك یوم الدین قال مجدنی عبدی وقال مرة فوّض الی عبدی فاذا قال ایاك نعبد وایاك نستعین قال هٰذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل " الخ (صحیح مسلم مع نووی ص۱۶۹، ۱۷۰، جزء القرأة بخاری)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سورہ فاتحہ کے بغیر نماز پڑھے گا تو اس کی نماز بے کار اور ادھوری ہے۔ یہ بات آپ نے تین بار فرمائی۔ ہم نے کہا کہ ہم تو امام کے پیچھے ہوتے ہیں، تو حضرت ابو ہریرۃؓ نے فرمایا کہ اس وقت دل ہی میں پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، میں نے نماز (الحمد) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر لیا ہے۔ چنانچہ سورۂ فاتحہ کی اہمیت کے پیش نظر امام نوویؒ نے باب "وجوب القرأة الفاتحة فی کل رکعة" کا ترجمہ قائم کر کے لکھا ہے:

"فیه دلیل لمذهب الشافعی ومن وافقه ان قرأة الفاتحة واجبة علی الامام والمأموم و المنفرد ومما یؤید وجوبها علی المأموم قول ابی هریرة اقرأ بها فی نفسك"

کہ اس حدیث کے مطابق امام، مقتدی، منفرد پر واجب ہے کہ وہ ہر رکعت میں فاتحہ پڑھا کریں اور یہ بھی یاد رہے کہ یہاں صلوٰۃ سے مراد فاتحہ ہے۔ چنانچہ امام نوویؒ فرماتے ہیں:

"قال العلماء المراد بالصلوٰة هنا الفاتحة سمیت بذلك لانها لا تصح الا بها کقوله صلی اللہ علیه وسلم الحج عرفة ففیه دلیل علی وجوبها بعینها" (ص۱۶۹، ۱۷۰)

کہ علماء نے کہا ہے کہ یہاں صلوٰۃ سے مراد فاتحہ ہے اور فاتحہ کو نماز اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوفِ عرفہ کی اہمیت و وجوب کی وجہ سے نفس وقوفِ عرفہ کو حج قرار دیا ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض عین ہے۔ موصوف مزید فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"والصحیح الذی علیہ جمہور العلماء من السلف والخلف وجوب الفاتحۃ فی کل رکعۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم للاعرابی ثم افعل ذالک فی صلاتک کلھا" (نووی ص ۱۷۰ ج ۱)

بہرحال جمہور علمائے سلف وخلف کا یہی مذہب ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعرابی کو تاکید فرمائی تھی کہ وہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھے۔

۴۔ "قال ابو الدرداء سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افی کل صلاۃ قراءۃ قال نعم فقال رجل من الانصار وجبت" (جزء القراءۃ بخاری ص ۳)

حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے، ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا ہر نماز میں قرأۃ (سورۃ فاتحہ) ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا، ہاں! اس پر ایک انصاری کہنے لگا "تب تو قرأۃ واجب ہوگئی"

۵۔ "قال البخاری تواتر الخبر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صلاۃ الا بقراءۃ ام القرآن" (جزء القراءۃ ص ۳)

کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث متواتر ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر کسی کی نماز نہیں ہوتی"

۶۔ "عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک الامام فی الرکوع فلیرکع معہ ولیعد الرکعۃ" (جزء القراءۃ ص ۲)

"جناب ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے امام کو رکوع میں پایا وہ اس کے ساتھ رکعت ادا کرے اور اس رکعت کو لوٹائے"

۷۔ "عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر فنادی ان لا صلاۃ الا بفاتحۃ وما زاد" (جزء القراءۃ بخاری ص ۲)

حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق میں نے منادی کردی کہ سورۃ فاتحہ اور مزید قرأۃ کے سوا نماز بالکل نہیں ہوتی"

۸۔ "اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ اخبرنا ابو بکر بن اسحاق اخبرنا ابو عمرو المستملی اخبرنا علی بن حجر واخبرنا ابو عبد اللہ حدثنی ابو الطیب الکرابیسی حدثنا ابراھیم بن محمد المروزی حدثنا علی بن حجر حدثنا شریک عن اشعث بن سلیم عن عبد اللہ بن زیاد الاسدی قال صلیت الی جنب عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خلف الامام فسمعتہ یقرأ فی الظھر والعصر" (جزء القراءۃ بیہقی ص ۷۶، حدیث ۱۷۲)

کہ "عبد اللہ بن زیاد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے پہلو میں امام کے پیچھے نماز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑھی تو میں نے سنا کہ آپ (عبداللہ بن مسعودؓ) ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔"

بہرحال مذکورہ احادیث صحیحہ، صریحہ، متصلہ، غیر معللہ ولا شاذہ کے مطابق ہمارے نزدیک یہی زیادہ صحیح ہے کہ امام، مقتدی، منفرد کی کوئی نماز بھی خواہ مقامی ہو یا مسافر، نماز نفلی ہو یا فرضی، بغیر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے ہرگز صحیح نہیں ہوگی۔ اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ مدرک رکوع کی رکعت بھی صحیح نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ ہمارے نزدیک یہی قول اسلم و احوط ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم و حکمہ احکم:

بہرحال میرے بھائی، نئے اور پرانے فیشن کی پھبتی مناسب نہیں ہے۔ اگرچہ مدرک رکوع کے متعلق پرانا اختلاف چلا آرہا ہے اور دونوں گروہ اپنے اپنے دلائل بھی رکھتے ہیں۔ حتیٰ کہ امام شوکانی نے اپنے رسالہ فتح الربانی میں مدرک رکوع کی رکعت کو صحیح تسلیم کر لیا ہے۔ مگر اس فقیر پر تقصیر کے نزدیک از روئے مذکورہ دلائل حدیثیہ کے پیش نظر مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ اور اس کو یہ رکعت دوبارہ پڑھنی پڑیگی۔ کیونکہ قیام اور قرأۃ سورت فاتحہ چھوٹ چکے ہیں اور یہ دونوں (قیام و سورۃ فاتحہ) فرض اور رکن ہیں اور فرض و رکن کی ادائیگی کے بغیر رکعت نہیں ہوگی۔ رہا آپ کا یہ خدشہ کہ اگر مدرک رکوع کی رکعت کو تسلیم نہ کیا جائے تو پھر صبح کی نماز میں ۳ رکوع اور ظہر و عصر و عشاء کی نماز ۵ رکوع ہو جائینگے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اپنے طور پر تعداد رکوع میں اضافہ یقیناً ناجائز ہے۔ تاہم اگر امام کی اقتداء میں ایسا ہو جائے تو پھر اس میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں ہے۔ کیونکہ امام کی اقتداء ضروری ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث اسی پر دلالت کر رہی ہے۔

"عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیؤتم بہ" (عون المعبود ص ۲۳۵ ج ۱، باب الامام یصلی من قعود، مؤطا ص ۱۱۱، ص ۱۱۱، باب صلوٰۃ الامام وھو جالس)

کہ "امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے۔"

عون المعبود شرح ابی داؤد کے مطابق خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک دفعہ عبدالرحمان بن عوف کی اقتداء میں صبح کی نماز میں تین رکوع کرنے پڑے تھے اور حدیث یہ ہے:

"عن زرارۃ ابن اوفی ان المغیرۃ بن شعبۃ قال تخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ھذہ القصۃ قال فاتینا الناس وعبد الرحمان بن عوف یصلی بھم الصبح فلما رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یتاخر فاومی الیہ ان یمضی قال فصلیت انا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ رکعۃ فلما سلم قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی الرکعۃ التی سبق ولم یزد علیہا شیئا" (عون المعبود ص ۵۹ ج ۱، باب مسح الخفین)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زرارہ بن اوفیٰ سے روایت ہے کہ مغیرہؓ بن شعبہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ صبح کی نماز سے لیٹ ہوگئے تو عبدالرحمان بنؓ عوف نے جماعت کرائی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں تو انہوں نے پیچھے ہٹنا چاہا۔ لیکن آپؐ نے اشارہ سے انہیں جماعت کو شروع رکھنے کا حکم دیا۔ چنانچہ مغیرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمانؓ کے پیچھے نماز ادا کی۔ جب عبدالرحمانؓ نے سلام پھیرا تو ہم نے ایک رکعت اٹھ کر ادا کی۔"

اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ آپؐ نے امام کی اقتداء میں صبح کی نماز میں دو تشہد پڑھے حالانکہ اس میں تشہد صرف ایک ہوتا ہے۔

تو یہی حکم اس جبری رکوع کا سمجھ لینا چاہیئے جو امام کی اقتدا میں بعض دفعہ مغرب کے چار رکوع اور چار تشہد بن جاتے ہیں مگر یہ سب اس لئے جائز ہیں کہ امام کی اقتدار فرض ہے، بہرحال ہمارے نزدیک مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ اور امام کی اقتداء سے اگر نماز کے ارکان میں اضافہ ہو جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ واللہ اعلم!

بقیہ تصریحات:

... کو روٹی کھاتے دیکھ کر تھپڑ کھینچ مارا تھا کہ بیشک تم خود مسلمان نہیں ہو لیکن مسلمانوں کے اس ماہِ مبارک کا احترام تو کرو جس کے احترام میں ان کے شیر خوار بچوں کو بھی ان کی مائیں صبح سے لیکر شام تک بھوکا اور پیاسا رکھتی ہیں!

مساجد میں جو لوگ قرآن سننے کے لئے جمع ہوتے ہیں، ان کی تعداد مجموعی آبادی سے پانچ فیصد کا تناسب بھی نہیں رکھتی —— اور پھر یہ آواز بھی ریڈیو اور ٹیلیویژن کی لچر، بیہودہ اور سمع خراش آوازوں میں دب کر رہ جاتی ہے۔

آہ! کاروانِ ملت جن تاریک راہوں پر چل نکلا ہے، روشنی کی ایک ہلکی سی کرن بھی نظر نہیں آتی، مایوسیاں ... اندھیرے ... گھٹا ٹوپ اندھیرے ... گہرے اور گہرے ہوتے چلے جاتے ہیں —— کچھ بھی تو سجھائی نہیں دیتا —— نہ جانے یہ قافلہ منزلِ مقصود سے کیونکر ہمکنار ہو سکے گا ——!

اَللّٰھُمَّ اُنْظُرْ اِلٰی حَالِنَا وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی سُوْءِ اَعْمَالِنَا!

© rasailojaraid.com